ترجمہ: حافظ عابد محمود قریشی
مکتب الدعوۃ اسلام آباد

امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر کی تصنیف
"الشیعہ واہل البیت" سے اقتباس

اہل بیت کی طرف منسوب شیعہ قوم کے جھوٹ:

ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شیء، یہ لوگ ہزار دعوے کرتے پھریں کہ ہم اہل بیت سے محبت کرتے ہیں، ان کی پیروی کرتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اہل بیت کے دشمن اور ان کے مخالف ہیں، ان کے احکامات کی مخالفت کرتے ہیں، جن چیزوں سے انہوں نے منع کیا ہے انہیں ضرور ہی کریں گے اچھی باتوں سے روکتے اور بری باتوں کے کرنے کا حکم دیتے ہیں، اہل بیت جن سے محبت کرتے تھے یہ ان سے نفرت کرتے ہیں، جن کو وہ اپنا دشمن سمجھتے تھے یہ اُن سے دوستیاں گانٹھتے ہیں، خواہشات ونفس امارہ کی پیروی کرنے والے، اپنی خواہشات چھوڑ سکتے ہیں نہ اپنے نفس کی حکم عدولی کر سکتے ہیں، پھر ستم یہ کہ یہ سارے قصے کہانیاں اور بے بنیاد باتیں اہل بیت کی طرف منسوب کر دیتے ہیں ما انزل اللہ بھا من سلطان۔ دراصل ان سے ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ اپنی ذاتی اغراض، اپنی من پسند باتوں اور اپنی مرغوب چیزوں کو حاصل کرلیں، اپنے مذہب کو رواج دیں، شہوت پرستوں اور اوباش لوگوں کو اپنے اس دین کی طرف کھینچ لیں۔ جس کو خود اُن لوگوں نے اپنی مرضی سے گھڑ اور تراش لیا ہے۔ اس طرح وہ دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور آخرت میں بھی نقصان اٹھائیں گے۔ وذلک ھو الخسران المبین، حقیقت یہ ہے اہل سنت نے، ان متقی وصالح لوگوں نے، کوئی ایسی بات نہیں کہی جو کتاب اللہ

اور رسول اللہ کی سنت کے خلاف ہو اور نہ ہی خلافِ کتاب و سنت کوئی بات ان کی طرف منسوب کرنا مناسب ہے۔ اہلِ بیت نے بھی دوسرے تمام مسلمانوں کی طرح یہی حکم دیا ہے کہ لوگ اپنے پروردگار کی کتاب اور نبی کی سنت پر عمل کریں۔ ان پر کاربند رہیں۔ آپ بھی خدا کے ان احکامات ہی کی پیروی کا حکم دیتے رہے جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے " اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول[1] " (اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو) " اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون[2] " (اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس سے روگردانی نہ کرو درآں حالیکہ تم سن رہے ہو)

" واطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون[3] " (اور اللہ ورسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے)

" وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا "

(کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لیے جائز نہیں جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرما دیں کہ وہ اپنی مرضی پر عمل کریں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ واضح گمراہی میں چلا جاتا ہے)[4]

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جو سب محدثین کے نزدیک صحیح و ثابت ہے:

" ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی " میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک انہیں تھامے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری میری سنت۔

---

[1] سورۃ النساء آیت ۵۹
[2] سورۃ الانفال آیت ۲۰
[3] سورۃ آلِ عمران آیت ۱۳۲
[4] سورۃ الاحزاب آیت ۳۶

یہ بات خود علی رضی اللہ عنہ اور آپ کی اولاد کے نزدیک بھی مسلّم ہے، ثقفی نے اپنی کتاب "الغارات" میں یہ روایت نقل کی ہے کہ "علی نے مصر کے مسلمانوں کی طرف ایک خط بھیجا، یہ خط قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری لے کر گئے جنھیں مصر کا عامل مقرر کیا گیا تھا۔ اس میں علیؓ نے لوگوں کو اپنی بعیت کی دعوت ان الفاظ میں دی تھی، "یاد رکھو، ہم پر تمہارا یہ حق ہے کہ ہم تمہیں کتاب اللہ اور اس کے رسُول کی سنت پر عمل کرائیں" ۵؎

اس کے بعد لکھتا ہے "جب خط پڑھا جا چکا تو قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے اٹھے۔ آپؓ نے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی..... اس کے بعد کہا، اٹھو اور اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت پر بیعت کرو، اگر ہم تم میں کتاب اللہ اور رسول اللہ کی سنّت کے مطابق عمل نہ کریں تو تم پر ہماری بیعت ضروری نہیں، اس پر لوگ اٹھے اور بیعت کر لی، چنانچہ مصر پہ آپ کا اقتدار قائم ہو گیا" ۶؎

یہی بات خود علی نے بھی اہلِ بصرہ کی طرف بھیجے جانے والے ایک خط میں لکھی ہے، لکھتے ہیں "خدا کے بندہ امیر المومنین کی طرف سے یہ خط بصرہ کے رہنے والے ہر اس مسلمان اور مومن کے نام ہے جسے بھی یہ خط سنایا جائے، سلام علیکم، اما بعد........ اگر تم میری بیعت کو نبھاؤ، میری نصیحت کو قبول کرو اور میری اطاعت پر قائم رہو تو میں تم میں کتاب و سنت کے مطابق عمل کروں گا" ۷؎

حضرت علیؓ نے ایک جگہ کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: عمل کے بغیر کوئی بات معتبر نہیں، نیت کے بغیر کوئی عمل اور کوئی بات معتبر نہیں اور وہ بات، وہ عمل اور وہ نیت بھی معتبر نہیں جو کتاب کے مطابق نہ ہو" ۸؎

۵؎ کتاب الغارات للثقفی ج ۱ ص ۲۱۱ زیرِ عنوان "ولایت قیس سعد"

۶؎ ایضاً ص ۲۱۱، ۲۱۲

۷؎ "الغارات" لثقفی ج ۲ ص ۴۰۳

۸؎ "الکافی فی الاصول" للکلینی ج ۱ ص ۷۰، کتاب فضل العلم

آپ کی اولاد میں، ائمہ شیعہ میں سے ۔ بقول ان کے، چھٹے امام معصوم کہتے ہیں :
جو چیز کتاب وسنت کے مطابق نہ ہو اس کا کوئی اعتبار نہیں" ۹؎
ایک جگہ کہتے ہیں : جس نے کتاب اللہ اور سنت محمدؐ کی مخالفت کی اس نے کفر کیا" ۱۰؎
اپنے والد باقر سے ۔ جو ان کے نزدیک پانچویں امام معصوم ہیں ۔ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا ہے :

جو بھی سنت سے تجاوز کر جائے اسے سنت ہی کی طرف لوٹایا جائے گا" ۱۱؎

باقر اپنے والد علی بن حسین سے، جو حضرات شیعہ کے نزدیک چوتھے امام ہیں ۔ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا، خدا کے نزدیک سب سے افضل عمل سنت کے مطابق عمل کرنا ہے خواہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو" ۱۲؎

صرف یہی نہیں ، بلکہ اس سے بھی زیادہ واضح اور صریح وصاف الفاظ میں کہتے ہیں، کشی نے جعفر بن باقر سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے کہا، خدا سے ڈرو، ہمارے بارے میں کوئی ایسی بات تسلیم نہ کرو جو ہمارے رب کے حکم کے خلاف اور ہمارے نبی محمدؐ کی سنت کے خلاف ہو ۔ ہم جب بھی کہتے ہیں یہی کہتے ہیں کہ : اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا، رسول اللہ نے فرمایا" ۱۳؎ (یعنی ہم جو بات بھی کہیں گے اللہ و رسول ہی کی کہیں گے)

اسی لیے آپ اپنے متبعین اور دعویداران اتباع کو حکم دیتے ہیں کہ : ہمارے بارے میں سوائے اس بات کے جو قرآن وسنت کے موافق ہو کوئی بات تسلیم نہ کرو" ۱۴؎

آپ سے پہلے آپ کے والد بھی یہ کہہ کر متنبہ کر چکے ہیں کہ :

"ہماری جو بات بھی اور ہمارے بارے میں جو کچھ بھی تمہیں پہنچے، اس میں غور کرو،

۹؎ "الکافی فی الاصول" ج ۱ ص ۵۹ ۔ اس باب میں کہ "کوئی چیز اس وقت تک حرام اور حلال نہیں ہوتی جبتک کہ قرآن وسنت میں نہ آئے ۔ اپنے والد مغیرہ سے اس نے اپنی کتاب "الشیعہ فی المیزان" سے بھی اس جیسی روایت بیان کی ہے ۔

۱۰؎ الاصول من الکافی ج ۱ ص ۷۰ ۔ ۱۱؎ ایضاً ص ۷۱

۱۲؎ ایضاً ج ۱ ص ۷۰

۱۳؎ "رجال الکشی ص ۱۹۵ مغیرہ بن سعید کے ذکر کے تحت، مطبوعہ کربلا

۱۴؎ ایضاً

اگر اسے قرآن کے موافق پاؤ تو لے لو اور اگر دیکھو کہ قرآن کے موافق نہیں تو اسے رد کر دو"[۱۵]
اس سے پہلے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی یہی اصولی اور اساسی بات بیان کر چکے ہیں، آپ کہتے ہیں، جو کچھ (ہمارے افعال واقوال سے متعلق) کتاب اللہ کے موافق ہو اسے لے لو، جو کتاب اللہ کے خلاف ہو اسے چھوڑ دو"[۱۶]
اس جیسی روایت باقر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا:
جب تمہارے پاس کوئی بات پہنچے تو اس کا موازنہ کتاب اللہ اور میری سنت سے کرو، جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہو اسے لے لو جو کتاب اللہ کے خلاف ہو اسے نہ لو"[۱۷]
غور کیجیے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم دے رہے ہیں اور ان حضرات کی وہ تعلیمات بھی آپ دیکھ چکے ہیں جو وہ اپنے ائمہ کے حوالوں سے بیان کر رہے ہیں، وہ ائمہ جو اُن کے عقیدے کے مطابق معصوم ہیں۔
اب ہم قرآن و حدیث اور ان کی تعلیمات کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ شیعہ حضرات کے اعتقادات کیا ہیں، کیا کیا چیزیں وہ اہل بیت کی طرف منسوب کرتے ہیں، کیا ان کی طرف ان چیزوں کی نسبت کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ کیا وہ صحیح کہہ رہے ہیں یا جھوٹ۔ جو کچھ ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں کیا انہوں نے کہا ہے یا ان پر جھوٹا الزام لگا رہے ہیں، کیا ایسا تو نہیں کہ انہیں ان چیزوں کا تصوّر بھی نہ ہو اور یہ ان کی طرف منسوب کر رہے ہوں؟
سب سے پہلے ہم سرکار دو جہاں، رسولِ جن و لبشر، امام قبلتین، صاحب الحرمین سے شروع کرتے ہیں۔ میری جان اور میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں ان پر، ان لوگوں نے ان کی طرف کس قدر جھوٹ منسوب کیے ہیں کتنی

---

[۱۵] "الامالی" للطوسی ج ا ص ۲۳۷ مطبوعہ نجف

[۱۶] "الامالی" ص ۲۲۱

[۱۷] الاحتجاج" للطبرسی ص ۲۲۹۔ احتجاج ابی مقبر فی انواع لشتی"

بری بری باتوں کی نسبت ان کی طرف کر کے یہ لوگ اپنے ٹھکانے جہنم میں بنا چکے ہیں۔

متعہ:

ان کا سب سے بدترین جھوٹ جو یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں، جو سرتاسر تہمت و بہتان ہے، وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا:

جس نے متعہ نہ کیا اور دنیا سے چلا گیا قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا ناک کٹا ہو گا"[۱۸]

اس سے بھی زیادہ بری بات آپؐ کی طرف یہ منسوب کی کہ آپ نے کہا ہے:

"جس نے ایک دفعہ متعہ کیا اس کا ایک تہائی حصہ دوزخ سے آزاد ہو گیا۔ جس نے دو دفعہ متعہ کیا اس کا دو تہائی حصہ دوزخ سے آزاد ہو گیا۔ جس نے تین دفعہ متعہ کیا وہ پورا کا پورا دوزخ سے آزاد ہو گیا۔

ذرا غور کیجئے کہ کس قدر بُرے اور جھوٹے لوگ ہیں یہ، آپ پر کس قدر جھوٹ اور بہتان تراشیاں کرتے ہیں۔ شریعت اسلامیہ اور اس کی صاف ستھری تعلیمات سے کس قدر دُور ہٹے ہوئے ہیں۔ کس دیدہ دلیری سے اپنی خواہشات اور لذت پرستیوں کو دین و شریعت کا رنگ دے دیتے ہیں، کس قدر دلاوری اور جرأت ہے کہ اس رسولِ صادق و امین پر بھی جھوٹ بولنے سے نہیں رکتے۔ وہ رسول امین جو ساری عمر بُرے کاموں سے روکتا اور بُرائیوں سے مجتنب و دامن کش رہا۔

ان لوگوں کا مقصد صرف یہی ہے کہ خدا کے ہمیشہ رہنے والے دین کو فاسقوں اور فاجروں کے ہاتھوں کا کھلونا بنا دیا جائے، مذاق اڑانے والے اس دین کا مذاق اُڑاتے پھریں، یہ ان کینہ پرور یہودیوں کے وارث ہیں جن سے ورثہ میں ان کو یہ عقائد اور مذہب ملا ہے[۲۰] کیا یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ کوئی دین اپنے پیروؤں کی تمام حدود و قیود

---

[۱۸] "تفسیر منہج الصادقین" للملا فتح اللہ کاشانی فارسی ج ۲ ص ۴۸۹

[۱۹] ایضاً ص ۴۹۲ "حضرت، جن کو خدا نے لطفِ ابدی سے نوازا، جو توفیق سرمدی سے مجتہدین امامیہ کے آخری مجتہد ہیں، خدا کی رحمت کے سمندر میں غرق، شیخ علی بن عبد العالی، روحہ اللہ روحہ" کے اس رسالہ سے منقول جو انہوں نے متعہ کے باب میں لکھا۔

[۲۰] اس کی تحقیق کے لیے ہماری کتاب "الشیعۃ والسنۃ"، دیکھیے۔

اور فرائض و واجبات سے آزاد کر دے، ہر قسم کی مشقت و قربانی سے چھٹکارا دلا دے؟ کیا کسی دین میں لذت پرستیوں اور نفسانی خواہشات کی اطاعت کر کے عذاب خداوندی سے نجات اور جنت حاصل کی جا سکتی ہے ؟[۲۱]

ان اہل بیت کے دشمنوں اور سربراہ اہل بیت کے دشمنوں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے صرف اسی جھوٹ اور بہتان پر بس نہیں کیا بلکہ اس قدر بڑھتے چلے گئے کہ توہین و گستاخی کی بھی تمام حدود پھلانگ گئے۔ ہم اس کفر کو نقل کرتے ہوئے خدا سے معافی کے طلب گار ہیں۔ کہتے ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: جس نے ایک دفعہ متعہ کیا وہ خدائے جبار کی ناراضگی سے مامون ہو گیا، جس نے دو دفعہ متعہ کیا اس کا حساب ابرار کے ساتھ ہو گا، جس نے تین دفعہ متعہ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا"[۲۲]

صرف یہ کہہ کر خاموش نہیں ہو گئے بلکہ اہل بیت کا نام لے کر ان عظیم شخصیات کو کچوکے لگائے ہیں، اپنی شہوت رانیوں سیہ مستیوں کے تیر و تفنگ سے ان پاکیزہ لوگوں کو گھائل و مجروح کر دیا ہے۔ کتنی بری تعبیر اختیار کی ہے ان لوگوں نے اور کس قدر گھناؤنا جھوٹ اور بہتان خدا کے طاہر و مطہر نبی کے سر تھوپ رہے ہیں صلوات اللہ و سلامہ علیہ۔ کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

جس نے ایک دفعہ متعہ کیا وہ حسین علیہ السلام کے درجہ کو پہنچ گیا۔ حسین ان کے عقیدے کے مطابق تیسرے امام معصوم ہیں۔ جس نے دو دفعہ متعہ کیا وہ حسن کے درجہ کو پہنچ گیا۔ حسن ان کے نزدیک دوسرے امام معصوم ہیں۔ جس نے تین دفعہ متعہ کیا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کے درجہ کو پہنچ گیا۔ علی ان لوگوں کے نزدیک پہلے امام معصوم،

---

[۲۱] یہ مبالغہ آرائیاں نہیں بلکہ حقائق ہیں، واضح حقائق۔

[۲۲] تفسیر منہج الصادقین ج ۲ ص ۴۹۳ [۲۳] تو پھر اس بات کا کیا مطلب ہوا کہ "تمام ممالک کے شیعہ بالخصوص نجف کے متعہ کو معیوب سمجھتے ہیں اگرچہ ہے حلال" اور ہر جگہ کے شیعہ متعہ کو معیوب سمجھتے ہیں۔ اگرچہ وہ حلال ہے مگر ہر حلال کام نہیں کیا جاتا (اعیان الشیعہ للسید محسن امین ص ۱۸۹۔ اس کے ساتھ ساتھ ائمہ کے بہت سے اقوال ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ متعہ واجب ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے تو پھر کون سچا ہے۔ یہ یا ائمہ؟؟ ولا ینبئک مثل خبیر۔

آپؐ کے داماد اور آپؐ کے چچیرے بھائی ہیں۔جس نے چار دفعہ متعہ کیا وہ میرے (محمدؐ) کے درجہ کو پہنچ گیا"۔[۲۴]

دیکھیے کس طرح ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جھوٹی روایات کا دائرہ بن دیا ہے۔کس طرح ان لوگوں نے اسلام کی عظیم الشان عمارت کو مسمار کر دیا، شریعتِ اسلامیہ کو منسوخ و معطل کر دیا، ذرا یہ بھی سوچیے کہ یہ لوگ ہوس پرستوں کو اہل بیت کے مساوی درجہ دے کر کتنی بڑی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں؟ ان گناہگار و بدکردار لوگوں کو یہ اہل بیت کے برابر اور مساوی سمجھتے ہیں؟

اس کے علاوہ بھی اس مسئلہ میں بہت سی بُری باتیں ان لوگوں نے بیان کی ہیں اور ان باتوں کو اہل بیت کی طرف منسوب کر دیا ہے، جو سراسر بہتان و الزام ہے۔چند باتیں ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

ایک روایت یہ لوگ اپنے پانچویں امام معصوم — محمد باقر کی طرف منسوب کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے کہا ہے:

شبِ معراج، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں کی طرف گئے تو آپ نے کہا: مجھ سے جبرائیل علیہ السلام ملے اور کہنے لگے: اے محمدؐ! اللہ تبارک وتعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ: میں نے تیری امت میں سے ان لوگوں کو بخش دیا جو عورتوں سے متعہ کرنے والے ہیں[۲۵]

طوسی ایک روایت اپنے دسویں امام معصوم — ابوالحسن کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ سے علی السائی نے کہا، میں تیرے قربان جاؤں، میں متعہ کی شادیاں کیا کرتا تھا، پھر میں اسے ناپسند کرنے اور اُسے بُرا سمجھنے لگا، چنانچہ میں نے رکن اور امام کے درمیان کھڑے ہو کر خدا سے عہد کیا کہ میں آئندہ متعہ نہیں کروں گا اور خود پر روزوں کی نذر مان لی، پھر یہ عہد پورا کرنا میرے لیے مشکل ہو گیا اور میں اپنی قسم پر نادم ہوا۔لیکن میں اتنی استطاعت رکھتا تھا کہ اعلانیہ شادی کر سکوں آپ نے مجھ سے کہا،

---

[۲۴] تفسیر "منہج الصادقین" ج ۲ ص ۴۹۳

[۲۵] "من لا یحضرہ الفقیہ لابن بابویہ قمی (صدوق) جو حقیقت میں کذوب ہے ج ۳ ص ۴۶۳

(یہ عہد کرکے) تونے اللہ سے عہد کیا ہے کہ تو اس کی اطاعت نہیں کرے گا، بخدا جب تو اس کی اطاعت نہیں کرے گا تو پھر نافرمانی کرے گا"۲۶ھ

ایک روایت جعفر صادق کی طرف منسوب کرکے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے کہا: متعہ کا حکم قرآن میں نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (حدیث) میں بھی آیا ہے"۲۷ھ

اسی طرح علی بن ابی طالب کی طرف یہ جھوٹی بات منسوب کی ہے کہ آپ نے کہا، اگر خطاب کا بیٹا یعنی عمر مجھ سے پیشتر نہ ہوتا تو بدبخت کے سوا کوئی بھی زنا نہ کرتا"۲۸ھ

اس سلسلے میں ان لوگوں نے ایک دلچسپ روایت بیان کی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کے سینوں میں کیا چیز چھپی بیٹھی ہے ؎

ہوس سینے میں چھپ چھپ کے بنا لیتی ہے تصویریں

اس روایت کو بیان کرنے والا قوم شیعہ کا بہت بڑا محدث محمد بن یعقوب کلینی ہے جو قریش کے کسی آدمی کے واسطے سے یہ روایت نقل کر رہا ہے، کہتا ہے: میری پھوپھی کی بیٹی نے میرے پاس پیغام متعہ بھیجا، وہ بہت مالدار تھی، (اس نے مجھ سے کہا) تو جانتا ہے کہ بہت سے مرد میرے متعلق پیغام بھیج چکے ہیں لیکن میں نے ان سے شادی نہیں کی، تیرے پاس پیغام میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ مجھے مردوں کی رغبت ہے صرف اس لیے پیغام بھیجا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ نے متعہ کو اپنی کتاب میں حلال کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں اسے بیان کر دیا تھا لیکن پھر زفر نے اسے حرام کردیا۔ حاشیہ میں تصریح کی گئی ہے کہ زفر سے مراد عمر ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ خدائے بزرگ و برتر کی اطاعت کروں، رسول اللہ کی اطاعت کروں، اور زفر کی حکم عدولی کروں۔ چنانچہ تو مجھ سے متعہ کر۔ میں نے اس سے کہا، ذرا ٹھہر میں ابوجعفر علیہ السلام کے پاس جاتا ہوں

۲۶ھ "تہذیب الاحکام" للطوسی یہ کتاب صحاح اربعہ میں سے ہے۔ جلد ۷ ص ۲۵۱ "الفروع من الکافی" جلد ۵

۲۷ھ "الاستبصار" للطوسی جلد ۳ ص ۱۴۳ باب تحلیل المتعۃ۔

۲۸ھ "البرھان فی تفسیر القرآن" للبحرانی جلد ۱ ص ۳۶۰ "تفسیر العیاشی جلد ۱ ص ۲۳۳"، "تفسیر الصافی" جلد ۱ ص ۳۴۸ "الکافی" للکلینی جلد ۵

اور ان سے مشورہ کرتا ہوں، میں ان کے پاس گیا اور انہیں یہ بات بتائی، آپ نے کہا: کر گزر، خدا اس شادی کی وجہ سے تم دونوں پر اپنی رحمتیں نازل کرے،“ [۲۹]

اس برے کام پر لوگوں کو باقاعدہ پر زور طریقے سے برانگیختہ کیا جاتا ہے اور ترغیب کے لیے جعفر بن محمد باقر کی طرف نسبت کر کے یہ قول بیان کیا جاتا ہے۔

”جس نے ہماری باکرہ لڑکیوں کو پناہ نہ دی اور متعہ کو جائز نہ سمجھا، وہ ہم میں سے نہیں“ [۳۰]

متعہ کیا ہے؟

اس بات کو ان لوگوں نے جعفر صادق کی طرف منسوب کیا ہے، کہتے ہیں کہ آپ سے کسی نے پوچھا تھا، میں جب تنہائی میں اس عورت کے پاس جاؤں تو کیا کہوں؟ آپ نے کہا: تو یوں کہے گا: میں تجھ سے کتاب اللہ اور نبی کی حدیث کے مطابق متعہ کرتا ہوں، نہ کوئی وراثت جاری ہوگی نہ کوئی موروث ہوگا، اتنے درہم کے عوض یہ متعہ اتنے دنوں کے لیے ہے اور اگر چاہے تو یوں کہہ کہ اتنے سالوں کے لیے ہے۔ تم دونوں قلیل یا کثیر مال کی جس مقدار پر بھی راضی ہو جاؤ وہ بتا دو کہ یہ معاوضہ ہوگا،“ [۳۱]

متعہ کیسے ہوتا ہے؟

کہتے ہیں انکے چھٹے امام معصوم۔ ابو عبد اللہ سے اس آدمی کا مسئلہ پوچھا گیا جس نے بغیر گواہوں کے کسی عورت سے متعہ کر لیا تھا آپ نے کہا: کیا ایسا عام طور پر نہیں ہوتا کہ ہماری لڑکیاں شادیاں کر لیتی ہیں اور ہم دسترخوان پر ہڈیاں چچوڑ رہے ہوتے ہیں اور پوچھتے ہیں، اے فلاں! فلاں مرد نے فلاں عورت سے شادی کر لی؟ اور وہ کہتا ہے: ہاں،“ [۳۲]

متعہ کس سے ہو سکتا ہے؟

جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہا: کوئی آدمی اگر کسی مجوسیہ (آتش پرست عورت)

---

[۲۹] ”الفروع من الکافی“، للکلینی باب النوادر جلد ۵ ص ۴۶۵

[۳۰] ”کتاب الصافی“، للکاشانی جلد ۱ ص ۴۷۷ ”من لا یحضرہ الفقیہ“، جلد ۳ ص ۴۵۸

[۳۱] ”الفروع من الکافی“، جلد ۵ ص ۴۵۵

[۳۲] ”الفروع من الکافی“، جلد ۵ ص ۲۴۹

سے متعہ کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں ؛ ۳۳ھ

اسی طرح ابوالحسن رضا سے نقل کردہ روایت کے مطابق یہودیہ اور نصرانیہ سے متعہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ،، ۳۴ھ

فاجرہ سے بھی متعہ کیا جاسکتا ہے اس لیے کہ ان کے عقیدے کے مطابق اس سے آدمی گناہوں سے بچتا ہے ،، ۳۵ھ

سید خمینی نے صراحتاً لکھا ہے کہ زانیہ سے بھی متعہ کیا جاسکتا ہے ۳۶ھ

ابوالحسن سے زانیہ عورت کے ساتھ متعہ کرنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے اس کی اجازت دی" ۳۷ھ

دو حیران کن روایتیں ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے متعہ کی حقیقت کا پتہ چل سکے گا، ان روایتوں کو طوسی اور ان کے دوسرے محدثین نے بھی بیان کیا ہے۔

ایک روایت محمد بن راشد کے غلام فضل سے مروی ہے کہ اس نے جعفر سے کہا، میں نے ایک عورت سے متعہ کا نکاح کیا، میرے دل میں کھٹکا ہوا کہ اس کا کوئی اور شوہر بھی ہے میں نے تحقیق کی تو مجھے اس کا شوہر مل گیا۔ اس پر جعفر نے کہا، تو نے تحقیق کیوں کی ؟ ،، ۳۸ھ

اس کے بعد کہا، تیرے ذمے یہ ضروری نہیں، تجھ پر تو صرف یہ ہے کہ تو اس کو اس کی اجرت دیدے" ۲۹ھ

دوسری روایت کلینی نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہا، میں نے ابوعبداللہ سے بیان کیا، میں کسی راستے میں تھا کہ میں نے ایک خوبصورت عورت دیکھی، کیا معلوم کہ وہ شوہر والی تھی یا زناکار تھی ؟

آپ نے کہا، یہ تحقیق کرنا تجھ پر ضروری نہیں، تجھ پر تو بس یہ ضروری ہے کہ تو اسے اسکے نفس کی قیمت دیدے ۳۹ھ

۳۳ھ "تہذیب الاحکام،، جلد ۷ ص ۲۵۶ " استبصار،، جلد ۳ ص ۱۴۴

۳۴ھ "کتاب شرائع الاسلام ،، جعفر بن حسن کی فقہ کی مشہور کتاب ہے ص ۱۸۴

۳۵ھ "تہذیب الاحکام ،، جلد ۷ ص ۲۵۲

۳۶ھ "تحریر الوسیلۃ ،، للخمینی ص ۲۹۲ مطبوعہ قم، ایران

۳۷ھ "الاستبصار ،، جلد ۳ ص ۱۴۴

۳۸ھ "تہذیب الاحکام ،، جلد ۷ ص ۲۵۳

۳۹ھ "الفروع من الکافی ،، جلد ۵ ص ۴۶۲

ایک دفعہ یہ سوال جعفر بن باقر سے پوچھا گیا تھا کہ کیا ہاشمی عورت سے متعہ جائز ہے؟ اس پر آپ نے کہا تھا کہ "ہاشمی عورت سے متعہ کیا جا سکتا ہے"۔ [۴۰]

ایک دفعہ آپ نے تردید بھی کی ہے۔ سب شیعہ محدثین نے اس روایت کو نقل کیا ہے:

عبداللہ بن عمیر ابوجعفر کے پاس آئے اور آپ سے کہا: عورتوں سے متعہ کرنے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے کہا: خدا نے اسے اپنی کتاب میں اور اپنے نبی کی زبان سے حلال قرار دیا ہے چنانچہ یہ قیامت تک حلال رہے گا، اس پر آپ نے کہا: اے ابوجعفر آپ جیسا آدمی بھی یہ کہہ رہا ہے؟ حالانکہ عمر نے اس سے روکا اور اس کو حرام قرار دیا ہے۔

آپ کہنے لگے: اگرچہ اس نے ایسا کیا ہے، وہ کہنے لگے: میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو اس چیز کو حلال کرے جسے عمر نے حرام کیا ہے، راوی کہتا ہے، آپ نے اس سے کہا: تو پھر تو اپنے ساتھی کی بات پر قائم رہ اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو تسلیم کروں گا۔ بات وہی معتبر ہو گی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ہے، تیرے ساتھی کی بات غلط ہے، راوی کہتا ہے، اس پر عبداللہ بن عمیر آگے بڑھے اور کہنے لگے: کیا تو پسند کرے گا کہ تیری عورتوں، بیٹیوں، بہنوں اور چچازاد بہنوں کے ساتھ کوئی متعہ کرے؟ راوی کہتا ہے: جب اس نے آپ کی عورتوں اور چچا کی بیٹیوں کا ذکر کیا تو ابوجعفر نے آپ سے منہ پھیر لیا"۔ [۴۱]

یہ لوگ کہتے ہیں کہ چھوٹی بچی سے بھی متعہ کیا جا سکتا ہے:

جب یہ پوچھا گیا کہ کیا آدمی بچی سے متعہ کر سکتا ہے تو آپ نے کہا کہ ہاں، کر سکتا ہے مگر یہ کہ بچی اتنی چھوٹی نہ ہو جو دھوکہ کھا جائے، راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا، خدا آپ کی اصلاح کرے، کیا حد ہے کہ جس حد تک پہنچ کر لڑکی دھوکہ نہیں کھا سکتی؟ آپ نے کہا: دس سال"۔ [۴۲]

متعہ بغیر ولی کے بھی ہو سکتا ہے:

جعفر نے کہا ہے کہ اگر باکرہ لڑکی راضی ہو تو اس کا متعہ بغیر اس کے والدین کی مرضی کے بھی، کر دینے

---

[۴۰] "تہذیب الاحکام"، جلد ۷ ص ۲۷۲

[۴۱] "الفروع من الکافی"، جلد ۵ ص ۴۴۹ "تہذیب الاحکام"، جلد ۷ ص ۲۵۱ "الصافی" جلد ۱ ص ۳۴۶

[۴۲] "الاستبصار"، للطوسی جلد ۳ ص ۱۴۵ "تہذیب الاحکام"، جلد ۷ ص ۲۵۵ "الفروع من الکافی"، جلد ۵ ص ۴۶۳

جعفر نے کہا کہ اس

میں کوئی حرج نہیں۔ ۴۳ھ

مشہور شیعہ فقیہہ حلی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ: عاقلہ بالغہ خود اپنی مرضی سے اپنا متعہ کر سکتی ہے، کنواری ہو یا بیاہی، اس کے ولی کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں،، ۴۴ھ

کتنی عورتوں سے متعہ کیا جا سکتا ہے؟

بیان کرتے ہیں کہ ابو جعفر نے کہا ہے: متعہ کے لیے چار تک کی عورتوں کی قید نہیں، کیونکہ متعہ میں نہ طلاق دی جاتی ہے نہ وارث بنتا اور بنایا جاتا ہے ۴۵ھ

متعہ میں تو عورت صرف اجرت پر حاصل کی جاتی ہے،، ۴۶ھ

آپ کے بیٹے ابو عبد اللہ کے سامنے متعہ کا ذکر کیا گیا اور آپ سے پوچھا گیا کہ: کیا یہ صرف چار ہی میں محدود ہے؟ آپ نے کہا: تو ایک ہزار عورتوں سے بھی متعہ کر سکتا ہے، کیونکہ متعہ میں ان کی حیثیت اجرت پر حاصل کی گئی چیز کی سی ہے،، ۴۷ھ

متعہ کی اجرت کیا ہو گی؟

بیان کرتے ہیں کہ ابو جعفر سے متعہ کا مسئلہ پوچھا گیا، آپ نے کہا: حلال ہے اور ایک درہم یا درہم سے زیادہ اجرت کافی ہے،، ۴۸ھ

آپ کے بیٹے جعفر کہتے ہیں: مٹھی بھر گندم بھی اس کے لیے کافی ہے،، ۴۹ھ

ایک جگہ کہا ہے کہ: مٹھی بھر کھانا، آٹا، ستو یا کھجور بھی اجرت کے لیے کافی ہے،، ۵۰ھ

۴۳ھ "تہذیب الاحکام،، جلد ۷ ص ۲۵۴

۴۴ھ "شرائع الاسلام،، لنجم الدین حلی متوفی ص ۶۷۶، جلد ۲ ص ۱۸۶ مطبوعہ طہران ۱۳۷۷ھ

۴۵ھ نہ تو میری وارث نہ میں تیرا، ایک مقررہ اجرت کے عوض میں اولاد نہیں چاہتا،، سابو عبد اللہ سے تہذیب،، جلد ۷ ص ۲۶۴

۴۶ھ "الاستبصار،، جلد ۳ ص ۱۴۷

۴۷ھ "الاستبصار،، جلد ۳ ص ۱۴۷" تہذیب الاحکام،، جلد ۷ ص ۲۵۹

۴۸ھ "الفروع من الکافی،، جلد ۵ ص ۴۵۷

۴۹ھ "تہذیب الاحکام،، جلد ۷ ص ۲۵۹

۵۰ھ "الفروع من الکافی،، جلد ۵ ص ۴۵۷

متعہ کی مدت کیا ہوگی ؟

اپنے دسویں امام معصوم ـــ ابوالحسن سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا؛
کم از کم متعہ کی اجرت کیا ہے؟ کیا کوئی آدمی ایک شرط کے ساتھ ایک دفعہ متعہ کرسکتا ہے، ؟
آپ نے کہا؛ ہاں، اور اپنے دادا ابوعبداللہ سے روایت بیان کی کہ ۵۱ ایک دفعہ مجامعت کرسکتا ہے، اس کے بعد کہنے لگے؛ اس میں کوئی حرج نہیں البتہ جب فارغ ہوچکے تو اپنا منہ پھیر لے اور دوبارہ نہ دیکھے،، ۵۲

اسی طرح وہ آدمی متعدد مرتبہ مجامعت کرسکتا ہے چنانچہ روایت بیان کرتے ہیں کہ جعفر صادق سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عورت سے کئی دفعہ مجامعت کی تھی تو آپ نے کہا؛ کوئی حرج نہیں، جتنا چاہے فائدہ اٹھائے ـــ آپ کے والد محمد باقر تے ان کی روایت کے مطابق صراحتا ہے کہ؛ ہاں ہاں جتنا چاہے کرلے، وہ تو اجرت پر حاصل کی گئی عورت ہے،، ۵۳

متعہ کرنے والے کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ متعہ پر دی جانے والی اجرت کا پورا پورا حساب رکھے اور کام کے حساب سے اس طے شدہ اجرت میں سے کاٹ بھی سکتا ہے، ابوالحسن سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا،، ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح متعہ کیا اور شرط یہ لگائی کہ وہ روز اس کے پاس آئے گی تو اسے یہ اجرت ملے گی یا چند روز کی شرط لگائی کہ اتنے روز آئے گی، ایک دن یا کچھ دن اس نے وعدہ خلافی کی اور شرط کے مطابق نہ آسکی تو کیا اب یہ آدمی اتنے دن کا حساب کرکے اس کے مہر سے اتنی مقدار روک سکتا ہے ؟ آپ نے کہا ہاں، دیکھا جائے گا کہ شرط کے مطابق کتنے روز وہ نہیں آئی۔ اس کے حساب سے اس کے مہر (اجرت) میں سے کاٹ لیا جائے گا۔ سوائے ایام حیض کے کہ ان دنوں کی اجرت لینا اس کا حق ہے،، ۵۵

یہ ہے شیعہ حضرات کا وہ متعہ جسے وہ فرض و واجب قرار دے رہے ہیں اور جس کے بارے

---

۵۱ روایت میں ”عرد،، کا لفظ آیا ہے اس کے معنی ایک دفعہ جماع کرنے کے ہیں

۵۲ ”الفروع من الکافی،، جلد ۵ ص ۴۶۰ ”الاستبصار،، جلد ۳ ص ۱۵۱

۵۳ ”الفروع من الکافی،، جلد ۵ ص ۴۶۰

۵۴ اس کے باوجود انہیں شرم نہیں آتی کہ اس بدفعلی کو نکاح کا نام دیتے ہیں۔ کیا نکاح میں یہ ہوتا ہے کہ دنوں کے حساب سے مہر میں سے رقم کاٹ لی جاتی ہے۔ حساب کرکے اجرت روک لی جاتی ہے خدا کے بندو ذرا انصاف کرو انصاف

۵۵ ”الفروع من الکافی،، جلد ۵ ص ۴۶۰

میں ان لوگوں نے جھوٹی روایات واحادیث گھڑ کر نبیؐ اور آپ کی آل کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ ایک حدیث یہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ "کوئی مومن اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ متعہ نہ کرلے" ۵۷؎

ابو عبداللہ سے جب ایک آدمی نے متعہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب میں کہا کہ "مجھے سخت ناپسند ہے کہ کوئی بھی مسلمان آدمی اس دنیا سے اس حال میں جائے کہ وہ کوئی ایسا عمل نہ کرسکا ہو جو رسول اللہ نے کیا تھا"۔ ۵۸؎

ابو جعفر سے ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ:

کیا متعہ کرنے والے کو ثواب ملیگا؟ آپ نے کہا: وہ آدمی جو خدا کی ذات کے لیے متعہ کرے" وہ جو بات بھی منہ سے نکالے گا اس کے بدلے میں اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی "اس عورت کی طرف ہاتھ بڑھائے گا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی، جب اس کے قریب جائے گا تو اس عمل سے اس کا ایک گناہ بخش دیا جائے گا، پھر جب غسل کرے گا تو جتنے بالوں سے پانی گزرے گا اتنے ہی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، میں نے پوچھا: بالوں کی گنتی کے برابر، آپ نے کہا، ہاں! جتنے بال ہوں گے اتنے گناہ بخشے جائیں گے"۔ ۵۹؎

اس جیسی بے شمار روایات ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔

۵۶؎ مجھے سمجھ نہیں آتی شیعہ حضرات نے یہ شرط کس لیے لگادی کہ متعہ مسافروں اور شدید خواہش جماع رکھنے والے ان لوگوں کی ضرورت ہے جو ہمیشہ رہنے والی شادی (مشکلات ولوازمات) کی وجہ سے نہیں کرسکتے۔ ہم معذرت کرنے والے کی اس معذرت کو بھی نہیں سمجھ سکے کہ "لبنان، شام اور عراق کے عرب شیعہ متعہ نہیں کرتے، صرف ایران کے شہروں کچھ لوگ متعہ کرتے ہیں لیکن جو ہم نے بتایا اس کی بنا پر اور اس کے باوجود وہ متعہ نہیں کرتے اور ان کے شہروں میں عام ہے (الشیعہ فی المیزان للمغنیہ ص ۲۵۸ مطبوعہ: بیروت) کوئی پوچھنے والا پوچھے کہ جب تم اسے مباح سمجھتے ہو تو پھر کرتے کیوں نہیں؟ جب تم سمجھتے ہو کہ ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک متعہ کیا نہ جائے اس پر ثواب ملتا ہے تو کیوں نہیں کرتے، کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ دل میں کچھ کھٹک ہے ورنہ یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ عرب نہیں کرتے اور ایرانی بھی نہیں کرتے؟ اگر یہ تکمیل ایمان اور ترفع درجات کا سبب ہے تو اس میں مسافر ہونے کی شرط کیوں لگائی جاتی ہے تنگدست وکشادہ دست میں فرق کیوں کیا جاتا ہے ان کے بڑوں نے اپنی کتاب میں فرق بیان کیا ہے اور باقاعدہ ابواب قائم کرکے لکھا ہے کہ مالدار کو اس سے باز رہنا چاہیے ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار۔

۵۷؎ من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۳۶۶ ۵۸؎ ایضاً ج ۳ ص ۴۶۳ ۵۹؎ ایضاً ج ۳ ص ۳۶۶

ہم اُن کی تفسیر وحدیث اور فقہ کی کتابوں میں مروی بے شمار ولاتعداد روایات میں سے صرف ایک روایت اور پیش کرکے اس باب کو ختم کرتے ہیں۔ یہ بھی ان لوگوں کی جھوٹی ملسوب کردہ روایات میں سے جعفر صادق کی طرف منسوب کردہ ایک جھوٹی روایت ہے، کہتے ہیں کہ آپ نے کہا ہے:

"متعہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے۔ جس نے اس پر عمل کیا اس نے ہمارے دین پر عمل کیا، جس نے ان کا انکار کیا، اس نے ہمارے دین کا انکار کیا اور دوسرے دین کا معتقد ہو گیا، متعہ سلف کی قربت حاصل کرنے اور شرک سے مامون ہونے کا ذریعہ ہے، متعہ سے پیدا ہونے والا بچہ نکاح سے پیدا ہونے والے بچے سے افضل ہے، متعہ کا انکار کرنے والا کافر و مرتد ہے، اس کو تسلیم کرنے والا مومن ہے، موحد ہے، متعہ میں دو اجر ہیں، ایک اجر اس اجرت پر جو عورت کو دی جاتی ہے اور دوسرا اجر متعہ کرنے پر" [۶۰]

متعہ اہل بیت پر سراسر الزام و تہمت اور بہتان و افتراء ہے۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ کسی کتاب میں بھی، حتیٰ کہ خود اُن کی اپنی کتابوں میں بھی کسی ایسی عورت کا ذکر نہیں کیا گیا جس سے ان کے بارہ ائمہ میں سے کسی ایک امام نے بھی متعہ کیا ہو، ان میں ان کا وہ امام غائب بھی شامل ہے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوا۔ اس کے باوجود کہ ان کے ائمہ کی تمام عورتوں کا ذکر، اور ان کے نام کتابوں میں موجود ہیں۔ ان کتابوں میں پوری تفصیل کے ساتھ علی بن ابی طالب سے لے کر حسن عسکری تک بشمول امام غائب، تمام ائمہ کی سیرت و سوانح اور ان کی عورتوں کا ذکر موجود ہے۔ نہ ہی اہل بیت کی اولاد میں سے کسی کے بارے میں یہ ملتا ہے کہ وہ متعہ سے پیدا ہوا۔ اس کے باوجود کہ ان لوگوں کی تاریخ، انساب اور سیرت کی کتابوں میں مختلف قسم کی جھوٹی روایات اور بے بنیاد و بے حقیقت باتوں کی بھرمار ہے۔

یہ وہ دلیل ہے جس کا ان میں سے کسی کے پاس کوئی جواب نہیں، ان کے چھوٹے سے لے کر بڑے تک سب اس کے جواب سے عاجز و درماندہ ہیں۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین ؟؟

---

[۶۰] "تفسیر منہج الصادقین" للملا کاشانی ج ۲ ص ۴۹۵

عارضی استعمال کے لیے شرمگاہ دینا

ان لوگوں کے ہاں عارضی استعمال کے لیے شرمگاہ کا لینا اور دوستوں کو پیش کرنا مباح ہے۔ طوسی نے ابوالحسن اطاری سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے کہا ہے، میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ عارضی استعمال کے لیے شرمگاہ لینا کیسا ہے؟ آپ نے کہا، اس میں کوئی حرج نہیں"۔ ۶۱ھ

اسی جیسی ایک روایت ان لوگوں نے آپ کے والد سے بھی بیان کی ہے، طوسی نے ہی زرارہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے کہا،

میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے پوچھا: کیا کوئی آدمی اپنی لونڈی اپنے بھائی کے لیے حلال کر سکتا ہے؟ آپ نے کہا، کوئی حرج نہیں"۔ ۶۲ھ

کسی چیز کے عوض میں بھی مجامعت کی جا سکتی ہے

ان کی انتہائی گھناؤنی اور جھوٹی روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جسے ان لوگوں نے جعفر بن باقر کی طرف منسوب کیا ہے، کہتے ہیں کہ آپ نے کہا ہے:

ایک عورت عمر کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کر دیجئے، آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیہ کو اس بات کا پتہ چلا، آپ نے پوچھا، تو نے کیسے زنا کیا؟ وہ کہنے لگی، میں ایک جنگل سے گزر رہی تھی کہ مجھے شدید پیاس لگی۔ میں نے ایک اعرابی سے پانی مانگا، جب تک میں اپنے آپ کو اس کے حوالے نہ کر دوں اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا، اس پر امیرالمؤمنین علیہ السلام نے کہا، ربّ کعبہ کی قسم یہ تو شادی ہے"۔ ۶۳ھ

ذرا غور کیجیے کہ یہ لوگ اس طرح کی جھوٹی روایات بیان کر کے کس طرح برائیوں اور منکرات کے دروازے کھول رہے ہیں۔

عورتوں سے غیر فطری فعل

اہل بیت کی طرف منسوب کردہ بے شمار جھوٹ اور بے بنیاد روایات کے

ایک جھوٹ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ ان حضرات سے عورتوں کے ساتھ غیر فطری فعل کا جواز نقل کرتے ہیں، چنانچہ کلینی رضا سے روایت کرتا ہے کہ اس سے صفوان بن یحییٰ نے پوچھا:

"آپ کے غلاموں میں سے ایک آدمی نے مجھے آپ سے ایک مسئلہ پوچھنے کا حکم دیا ہے، آپ نے کہا: کیا مسئلہ ہے؟ میں نے کہا، کیا آدمی اپنی عورت کے ساتھ غیر فطری فعل کر سکتا ہے؟

آپ نے کہا: ایسا کر سکتا ہے، راوی کہتا ہے، میں نے پوچھا، کیا آپ کرتے ہیں؟

آپ نے کہا: ہم ایسا نہیں کرتے" ۶۴

ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کسی آدمی کے متعلق یہ مسئلہ پوچھا کہ:

ایک آدمی عورت کے ساتھ غیر فطری راستے سے شہوت رانی کیا کرتا ہے۔ گھر میں بہت سے لوگ موجود تھے، اس نے مجھ سے بلند آواز میں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جس نے اپنے غلام کو اس چیز کا مکلف کیا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ وہ اسے بیچ ڈالے (یعنی لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے ایسا کیا) پھر گھر میں موجود لوگوں کے چہروں پر نظر ڈالی اور میری طرف متوجہ ہو کر کہا: اس میں کوئی حرج نہیں" ۶۵

آپ کے پوتے اور حضرات شیعہ کے آٹھویں امام معصوم۔ ابوالحسن رضا سے ایک روایت نقل کرتے ہیں جو اس سے بھی زیادہ گھناؤنی اور واشگاف الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ طوسی نقل کرتا ہے کہ آپ سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا مرد عورت کے ساتھ غیر فطری راستے سے اپنی شہوت پوری کر سکتا ہے، آپ نے کہا: اس چیز کو قرآن کی یہ آیت جو لوط علیہ السلام کا قول ہے، حلال قرار دے رہی ہے: هؤلاء بناتی هن اطهر لكم" (یہ میری بیٹیاں تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں) سمجھا گیا ہے کہ اس سے ان کی مراد غیر فطری راستہ تھا" ۶۶

حواشی صفحہ آئندہ

اسی طرح ان لوگوں نے جعفر کی ایک اور روایت عبداللہ بن ابی یعقوب کے حوالے سے نقل کی ہے کہ آپ نے کہا ہے:

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس آدمی کے بارے میں مسئلہ پوچھا جو عورت کے ساتھ غیر فطری راستے سے شہوت رانی کیا کرتا ہے، آپ نے کہا: اگر عورت راضی ہو تو کوئی حرج نہیں، میں نے کہا، پھر اللہ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے، فاتوھن من حیث امرکم اللہ" (تم ان عورتوں کے پاس اسی راستے سے آؤ جس سے آنے کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے) آپ نے کہا: یہ اس وقت ہے جب اولاد چاہتا ہو" ۶۷

ایک اور روایت ان لوگوں نے یونس بن عمار سے نقل کی ہے؛ یونس بن عمار کہتا ہے: میں بعض دفعہ اپنی لونڈی سے غیر فطری راستے سے شہوت پوری کیا کرتا تھا، وہ اس میں تکلیف محسوس کرتی تھی میں نے خود سے وعدہ کیا کہ اگر یہی کام میں نے اپنی بیوی سے کیا تو مجھے ایک درہم صدقہ دینا پڑے گا۔ اب یہ بات میرے لیے بڑی دشوار ہو گئی ہے، آپ نے کہا: تجھے کچھ بھی دینا ضروری نہیں، یہ تو تیرا حق ہے ۶۸

یہ عقیدہ ہے ان حضرات کا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشگاف الفاظ میں فرما رہے ہیں کہ میری امت کے مردوں پر میری امت کی عورتوں[۶۹] کے ساتھ غیر فطری راستے سے شہوت پوری کرنا حرام ہے" ۷۰

---

۶۱ "الاستبصار" للطوسی ص ۱۴۱ ج ۳ ۶۲ ایضاً ص ۱۳۹ ج ۳ ۶۳ الفروع من الکافی" ج ۵ ص ۴۶۸ ۶۴ "الفروع من الکافی" للکلینی ج ۵ ص ۵۴۰ الاستبصار ج ۳ ص ۲۴۳-۲۴۴

۶۵ "الاستبصار" للشیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی ص ۲۴۳ ج ۳ کتاب النکاح ۶۶ "الاستبصار" ج ۳ ص ۲۴۳ "تہذیب الاحکام للطوسی ج ۷ ص ۴۱۴ باب آداب الخلوۃ" "الاستبصار" ج ۳ ص ۲۴۳

۶۷ "تہذیب الاحکام" للطوسی ج ۷ ص ۴۱۴ باب آداب الخلوۃ " الاستبصار" ج ۳ ص ۲۴۳۔

۶۸ " الاستبصار" ج ۳ ص ۲۴۴

۶۹ یہ لفظ محاش آیا ہے۔ محاش محشہ کی جمع ہیں۔ اس کا معنی ہے سرین۔

۷۰ من لا یحضرہ الفقیہ" ج ۳ ص ۴۶۸ کتاب النکاح باب النوادر۔